

مولانا ڈاکٹر اکرام اللہ جان قاسمی *

بحث و نظر

(آخری قسط)

اسلام..... مذہب رواداری یا دہشت گردی و انتہا پسندی؟!

☆ جب آپ ﷺ نے اعلان نبوت فرمایا تو کفار نے ہر طرح سے آپ کو ستانا شروع کیا۔ آپ ﷺ کے چچا ابو جہل اور ابولہب، آپ کے جانی دشمن بن گئے۔ ابولہب کے دو بیٹوں عتبہ اور عتبہ کے ساتھ آپ کی دو صاحبزادیوں حضرت ام کلثومؓ اور حضرت رقیہؓ کا نکاح ہوا تھا۔ ان دونوں نے آپ کی صاحبزادیوں کو طلاق دیدی۔ اس طرح اہل مکہ نے خاندان قریش کا معاشرتی مقاطعہ (Social Bycot) کیا۔ یہ حالت سن ۷ نبوت سے ۱۰ نبوت تک جاری رہی۔ بھوک اور پیاس سے بچے بلبلا اٹھتے مگر اہل مکہ کو ان پر رحم نہ آیا۔ ان تمام حالات میں آپ نے صبر اختیار کیا (۱۵۶)

☆ ایک بار رسول اکرم ﷺ حرم شریف میں نماز پڑھ رہے تھے ابو جہل کے اکسانے پر بد بخت عقبہ بن ابی معیط اٹھا اور گندگی بھری اوجھڑی لا کر سجدے کی حالت میں آپ ﷺ کے اوپر رکھ دی۔ کفار اس منظر کو دیکھ کر ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو رہے تھے۔ حضرت فاطمہ الزہراءؓ دوڑتی ہوئی آئیں اور اس گندگی کو آپ ﷺ کے جسم مبارک سے ہٹا دیا۔ (۱۵۷)

☆ اہل مکہ سے ناامید ہو کر آپ نے دعوت اسلام کی غرض سے طائف کا سفر اختیار کیا۔ وہاں کے سرداروں نے دعوت قبول کرنے کی بجائے برا بھلا کہا اور لڑکوں کو پیچھے لگا دیا جنہوں نے پتھر مار مار کر آپ ﷺ کو لہو لہان کر دیا۔ بخاری کی روایت کے مطابق اس وقت مختلف فرشتے آئے اور آپ ﷺ سے اہل طائف کی تباہی کی اجازت چاہی مگر آپ ﷺ نے فرمایا نہیں اگر یہ لوگ ایمان نہیں لائے تو اللہ تعالیٰ ان کی نسل سے مسلمان پیدا فرمائے گا۔ (۱۵۸)

☆ ابوسفیان کی بیوی ہند اسلام لانے سے قبل سخت ترین دشمن اسلام تھی۔ اس نے رسول اکرمؐ کے چہیتے چچا حضرت حمزہؓ کو شہید کروا کر ناک کان کٹوائے۔ سینہ چاک کرایا اور دل و جگر نکلا کر کچا چبایا۔ فتح مکہ کے دن آپ کے بلند اخلاق اور بے مثال غنودہ رگزر سے متاثر ہو کر مسلمان ہو گئی۔ آپ ﷺ نے اس کے اسلام لانے پر غوثی کا اظہار فرمایا۔ (۱۵۹)

☆ حضرت حمزہؓ کو شہید کر کے ان کا سینہ چاک کرنے والا وحشی بن حرب تھا۔ جو ہند کا غلام تھا۔ (وحشی بن حرب کے لفظی معنی ہیں جنگلی، لڑائی کی پیداوار) فتح مکہ کے بعد یہ طائف بھاگ گیا کیونکہ اہل طائف ابھی اسلام نہیں لائے

تھے مگر جب اہل طائف نے بھی اسلام قبول کر لیا تو وحشی کیلئے جائے پناہ نہیں رہی۔ اور جب مجبوراً دربار رسالت میں اسلام لانے کی غرض سے حاضر ہوا تو آنحضرت ﷺ نے اس کا اسلام قبول فرما کر سب کچھ معاف فرمایا (۱۶۰)

☆ عکرمہ بن ابی جہل اسلام لانے سے قبل باپ کی طرح سخت ترین دشمن اسلام تھا۔ فتح مکہ کے دن خوف کے مارے یمن بھاگ گیا۔ ان کی بیوی نے جو مسلمان ہو چکی تھی حضورؐ سے عکرمہ کے لئے امان طلب کیا اور عکرمہ جب دربار نبوت میں پہنچے تو حضورؐ فرط خوشی سے اس کی طرف ایسے دوڑے کہ چادر مبارک جسم اطہر سے کھسک کر نیچے گر پڑی۔ (۱۶۱)

☆ صفوان بن امیہ قریش کے سرداروں میں سے تھا اور کٹر دشمن اسلام تھا۔ اس نے عمیر بن وہب کو بھاری رقم کی لالچ دے کر آنحضرت ﷺ کے قتل کے ارادہ سے مدینہ بھیجا تھا۔ رسول اکرم ﷺ کو وحشی کے ذریعہ اس کے ارادے کی اطلاع ہو گئی تھی جب وہ خدمت اقدس میں پہنچا تو آپ ﷺ نے اس کے اقدام سے پہلے ہی اس کے ارادے کی اطلاع اسے کر دی اور فرمایا کہ تمہارے اور صفوان کے درمیان خانہ کعبہ کے پاس فلاں فلاں بات ہوئی تھی۔ یہ سن کر عمیر فوراً اسلام لے آیا۔ تاہم صفوان فتح مکہ کے دن بھاگا اور جدہ پہنچا جہاں سے یمن جانا چاہتا تھا۔ عمیر آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور صفوان کیلئے امان کی درخواست کی۔ آپ ﷺ نے اپنا عمامہ مبارک بطور امان کی نشانی عطا فرمائی۔ صفوان عمیر کے ہمراہ دربار رسالت میں پہنچا۔ اور چار ماہ کی مہلت طلب کی۔ بعد میں اسلام قبول کیا۔ (۱۶۲)

☆ مسلمانوں کی خاطر ایک بار آپ ﷺ نے ایک یہودی زید بن سعنہ سے قرضہ لیا۔ مقررہ وقت ادائیگی سے قبل ہی وہ یہودی آیا اور آپ ﷺ سے نامناسب اور گستاخانہ انداز سے پیش آیا۔ حضرت عمرؓ سے برداشت نہ ہو سکا اور اس کی گردن اڑانے کی اجازت چاہی۔ مگر آپ ﷺ نے فرمایا اے عمرؓ! تمہیں چاہیے کہ مجھے حسن ادائیگی کی تلقین کرتے اور اسے حسن طلب کی۔ پھر آپ ﷺ نے نہ صرف اس کا قرض واپس کرنے کا حکم فرمایا بلکہ حسن سلوک کے طور پر بیس صاع زیادہ کھجوریں دینے کا حکم فرمایا۔ اس حسن سلوک سے وہ یہودی متاثر ہو کر مسلمان ہو گیا۔ (۱۶۳)

☆ عبداللہ بن ابی بن سلول رئیس المنافقین دل سے اسلام کا دشمن و بدخواہ تھا۔ غزوہ احد کے موقع پر بہانہ بنا کر اس نے مسلمانوں کی جمیعت جو ایک ہزار پر مشتمل تھی سے تین سو اپنے افراد جدا کر کے واپسی اختیار کی۔ یہ مشرکین و یہود کے ساتھ خفیہ ساز باز رکھتا اور مسلمانوں کے راز ان کو منتقل کرتا تھا۔ ایک دفعہ ایک مہاجر اور ایک انصاری کی آپس میں لڑائی ہو گئی دونوں نے اپنی اپنی قوم کو پکارا۔ آنحضرت ﷺ نے موقع پر پہنچ کر معاملہ رفع دفع کیا مگر عبداللہ بن ابی نے کہا کہ مدینہ چل کر ذلیل مسلمانوں یعنی مہاجرین کو نکال دوں گا۔ اور کہا کہ پیغمبر کے ساتھیوں سے ہاتھ اٹھا لو تو وہ خود یہاں سے بھاگ کھڑے ہونگے۔ اسکی تفصیل سورہ منافقون میں آئی ہے۔ واقعہ انک یعنی حضرت عائشہؓ پر بہتان لگانے میں بھی اس کا بنیادی کردار تھا۔ اسکے باوجود آپ ﷺ نے ہمیشہ اس سے درگزر کا معاملہ فرمایا اور جب مرآتو آپ ﷺ نے صحابہؓ

☆ ہجرت سے قبل یثرب (مدینہ) میں اوس و خزرج کے دو دشمن قبیلوں کے علاوہ یہود کے مختلف قبائل اور دیگر مشرکین آباد تھے گویا مدینہ مختلف عقائد، قبائل اور نسلوں کی آماجگاہ تھا۔ ہجرت کے بعد آپ ﷺ نے ان تمام کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا اور اس اتحاد و اتفاق کو قائم رکھنے کیلئے دنیا کا پہلا تحریری دستور وجود میں آیا۔ جس پر تمام کا اتفاق ہوا اور اس کی رو سے آپ ﷺ کو مدینہ کی پہلی اسلامی ریاست کا سربراہ تسلیم کیا گیا۔ یوں مدینہ میں ایک مختلف انجیال عناصر پر مشتمل ایسا معاشرہ وجود میں آیا جس میں یثرب کی مدینہ کی وحدہ یہود، انصار، مہاجرین اور دوسرے قبائل ایک

تنظیمی اتحاد میں شامل ہو گئے۔ اور سب ایک دوسرے کے وجود کا اعتراف کرنے لگے۔ (۱۶۸)

ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی کتاب ”عہد نبوی میں نظام حکمرانی“ کے مطابق میثاق مدینہ دنیا کا سب سے پہلا تحریری دستور ہے۔ یہ تاریخ ساز میثاق دو حصوں میں تقسیم ہے۔ پہلے حصہ میں ۲۳ اور دوسرے میں ۲۳ دفعات شامل ہیں۔ پہلا حصہ مسلمانوں کے باہمی تعلقات اور حقوق و فرائض کی نشاندہی کرتا ہے۔ جب کہ دوسرا حصہ اہل اسلام اور دیگر اہل مدینہ کے باہمی تعلقات، حقوق و فرائض اور دیگر امور کی وضاحت کرتا ہے۔ ایک دفعہ کے الفاظ یہ ہیں ”مسلمانوں کیلئے مسلمانوں کا دین اور یہودیوں کیلئے یہودیوں کا دین ہے“ یعنی مدینہ میں جتنے بھی لوگ بستے تھے ان کو دینی، عدالتی اور قانونی آزادی کا اختیار دلایا گیا تھا۔ تاریخ کے اوراق کی ورق گردانی کر لیجئے۔ اس سے بڑھ کر مفاہمت بین المذاہب کا وسیع عملی مظاہرہ دیکھنا کہاں نصیب ہوگا؟ (۱۶۹)

عرب محقق اور سیرت نگار محمد حسین بیگل میثاق مدینہ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ یہ وہ تحریری معاہدہ ہے جس کی بدولت حضرت محمد ﷺ نے آج سے چودہ سو سال قبل ایک ایسا ضابطہ انسانی معاشرہ میں قائم کیا جس سے شرکاء معاہدہ میں ہر گروہ اور ہر فرد کو اپنے عقیدہ و مذہب کی آزادی کا حق حاصل ہوا، انسانی زندگی کی حرمت قائم ہوئی، اموال کو تحفظ ملا اور شہر امن کا گہوارہ بنا۔ (۱۷۰)

☆ رسول اکرم ﷺ غیر مسلموں کو مسجد میں ٹھہراتے۔ ان کو ان کے طریقہ پر مسجد میں عبادت کرنے کی اجازت دیتے۔ ایک مرتبہ نجران کے عیسائیوں کا وفد مدینہ آیا۔ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں مسجد میں حاضر ہوا۔ اس وقت ان کی نماز کا وقت آ گیا تھا۔ اسلئے انہوں نے مسجد ہی میں نماز شروع کر دی۔ بعض مسلمانوں نے روکنا چاہا مگر آنحضرت ﷺ نے ان کو منع کر دیا اور فرمایا نماز پڑھ لینے دو۔ چنانچہ عیسائیوں نے مسجد نبوی کے اندر نماز پڑھی۔ (۱۷۱)

☆ ایک بار ایک یہودی کا جنازہ گزر رہا تھا۔ جنازہ آپ ﷺ کے سامنے آیا تو آپ ﷺ احترام آدمیت کی خاطر کھڑے ہو گئے۔ (۱۷۲)

☆ اعتدال اور درمیانہ روی کے حوالہ سے اسلام کو دیگر مذاہب میں خاص امتیاز حاصل ہے۔ آپ ﷺ نے نہ صرف دنیاوی امور میں بلکہ دینی امور میں بھی اعتدال اپنانے کا حکم فرمایا ہے۔

ایک بار تین صحابہؓ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ عبادت کے بارے میں جاننا چاہتے تھے کہ کس قدر عبادت کریں۔ ایک نے کہا میں ساری رات عبادت کروں گا اور آرام نہیں کروں گا۔ دوسرے نے کہا میں روزانہ روزہ رکھوں گا اور کبھی ناغہ نہیں کروں گا۔ تیسرے نے کہا میں ساری عمر نکاح نہیں کروں گا اور شہوت پوری کرنے سے دور رہوں گا۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا اور زیادہ پرہیزگار ہوں۔ اس کے باوجود میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور بھی نماز پڑھتا ہوں، عورتوں کو نکاح بھی دیتا ہوں، آرام بھی کرتا ہوں اور میں نے

نکاح بھی کئے ہیں۔ پس جو میرے طریقہ کے خلاف کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں۔ (۱۷۳)

ایک بار رسول اکرم ﷺ مسجد نبوی میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ ایک رسی دوستوں کے درمیان بانڈھی ہوئی ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا یہ رسی کس لئے ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ ام المؤمنین حضرت زینبؓ نے لٹکائی ہے۔ جب وہ عبادت کرتے کرتے تھک جاتی ہے تو اس سے لٹک کر تھکاوٹ اتارتی ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ رسی کھول دو۔ جب تک تم میں سے کوئی تازہ دم رہے تو نماز پڑھے اور جب تھک جائے تو آرام کر لیا کرے۔ (۱۷۴)

☆ ایک دفعہ ایک دیہاتی آیا اور رسول اکرم ﷺ کی مسجد میں پیشاب کیلئے بیٹھ گیا۔ صحابہؓ اس کو مارنے کیلئے کھڑے ہو گئے آپ ﷺ نے ان کو منع فرمایا جب دیہاتی فارغ ہوا تو آپ ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا کہ یہ مسجدیں بول و براز کیلئے نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے ذکر، نماز اور قرآن کی تلاوت کیلئے ہیں۔ پھر ایک شخص کو حکم دیا وہ ایک ڈول پانی لایا اور اس پیشاب پر بہا دیا۔ (۱۷۵)

پس چہ باید کرد؟!

گذشتہ سطور سے یہ بات بہ وضاحت عیاں ہو گئی کہ دین اسلام امن و سلامتی، عدل و انصاف، اعتدال و درمیانہ روی، عفو و درگزر اور رواداری و عدم تشدد کا دین ہے۔ اس کو انتہاء پسندی یا دہشت گردی کی طرف منسوب کرنا اغیار اور اسلام دشمنوں کے تعصب پر مبنی کارستانی ہے۔ بد قسمتی سے آج کل پوری دنیا کی میڈیا بھی یہودی و نصرانی لابی کے ہاتھوں میں ہے۔ اور وہ دین اسلام کو اس کی اصل تعلیمات کے برعکس پیش کر رہی ہے۔ تاہم یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ کوئی وقت تھا جب کہ اسلام اور مسلمان دونوں کا ایک ہی مفہوم لیا جاتا تھا۔ یعنی جو کچھ اسلام تھا وہی مسلمان کا عمل تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اسلام کا چرچا تھا۔ اس کی ترقی ہو رہی تھی۔ لوگ اسلام اور مسلمانوں کو اچھا دین اور اچھے پیرو کار سمجھتے تھے۔ اب اسلام اور مسلمان دونوں کا مفہوم الگ الگ ہو گیا ہے۔ یعنی اسلام کی تعلیمات اور مسلمان کے عمل و کردار میں ایک واضح فرق بلکہ تضاد سامنے آیا ہے۔ مسلمان مسلمان کے گریبان میں ہاتھ ڈالے ہوئے ہے۔ دنیائے کفر متحد ہے اور عالم اسلام افتراق و انتشار کا شکار ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی تعلیمات اور اسوہ حسنہ کو عام کیا جائے اس کو بار بار پڑھا اور سوچا جائے۔ اور پھر اس کو عمل میں لایا جائے۔

مگر معاملہ صرف مسلمانوں کا نہیں ہے۔ تالی ایک ہاتھ سے نہیں بجتی۔ اب دنیا ایک عالمی گاؤں (Global Village) کا روپ اختیار کر چکی ہے۔ مختلف مذاہب، اقوام اور ممالک والے ایک دوسرے سے بے نیاز نہیں رہ سکتے۔ عالمی برادری کو بھی اپنی سوچ و فکر اور عمل و کردار پر نظر دوڑانی پڑے گی۔ یورپ اور امریکہ کے دانشوروں اور ارباب اختیار کو چاہیے کہ وہ اپنے اندر اسلام کی حقیقی تعلیمات کو صحیح طور پر سمجھنے کا حوصلہ و برداشت پیدا کریں۔ وہ تعصب کا چشمہ اتار کر ہادی اعظم، رحمۃ اللعالمین، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی عملی زندگی کا منصفانہ مطالعہ کریں۔ اور پھر تاریخ

انسانیت کے تمام مصلحین سے اسلامی حقیقی زندگی کا تقابل کر کے اس کی آفاقی ہمہ گیر اور عدیم النظیر حیثیت کو تسلیم کر لیں۔ وہ اس حقیقت کو بھی تسلیم کر لیں کہ اسلام اور مسلمان روئے زمین کی ایک عظیم قوت ہیں۔ ان کو صفحہ ہستی سے نہیں مٹایا جاسکتا۔ ان کے ساتھ ٹکرنے کی بجائے وہ اصول ”پُر امن بقاء باہمی“ (Peaceful Mutual Co-existence) کے راستے اور ذرائع تلاش کریں۔ یہی وہ راستہ ہے جس سے دنیا میں امن قائم ہوگا اور سلامتی و خوشحالی آئے گی۔ لیکن اگر وہ سیاسی، مذہبی، معاشی اور معاشرتی لحاظ سے مسلم امہ کے سامنے رکاوٹیں کھڑی کرنے اور ان کو دنیا سے نیست و نابود کرنے کے تانے بانے پر ویں گے تو یہ ان کی خام خیالی ہوگی۔ اس طرح کرنے سے دنیا کا امن بھی تباہ ہوگا اور خود ان کو بھی زندگی بھر چین و امن کا سانس لینا نصیب نہ ہوگا۔

یورپ و امریکہ نے مادی ترقی تو بہت کر لی ہے لیکن خود اعلیٰ انسانی صفات و کردار اور بلند روحانی اقدار سے یکسر خالی اور تہی دست ہے۔ ان کے ہاں کتوں اور جانوروں کی حیثیت تو ہے لیکن انسانی زندگی اور اس کا احترام معدوم ہے۔ ان کو سائنس و ٹیکنالوجی میں ترقی کے ساتھ ساتھ اپنے عمل و کردار کی اصلاح اور تاریخ ساز اسلامی روایات کے سرچشمہ سے مستفید ہونے کے بارے میں بھی سوچنا ہوگا۔ علامہ اقبال نے انہی کے بارے میں فرمایا تھا

ڈھونڈنے والا ستاروں کی گذرگا ہوں کا اپنے افکار کی دنیا میں سفر کر نہ سکا
اپنی حکمت کے خم و پیچ میں الجھا لیا آج تک فیصلہ نفع و ضرر کر نہ سکا
جس نے سورج کی شعاعوں کو گرفتار کیا زندگی کی شب تاریک سحر کر نہ سکا (۱۷۶)

مآخذ و مراجع

- (۱) وارث سرہندی: علمی اردو لغت، علمی کتاب خانہ لاہور ۱۹۹۰ء، ص ۱۳۷
- (۲) خلیل الرحمن نعمانی: المعجم، اردو عربی لغت، دارالاشاعت کراچی ۱۹۹۳ء، ص ۷۹
- (۳) لوئس معلوف: السبغ فی اللغۃ و الاعلام، طبع دارالمشرق بیروت، طبعہ ۲۳، ص ۳۶۴
- (۴) المعجم الوسیط، طبع المکتبۃ الاسلامیۃ استانبول، ترکیا۔ ج ۱ ص ۵۱۹
- (۵) دکتور روجی البعلبکی: المورد، قاموس عربی انگریزی، طبع ۱۰، ۱۹۹۷ء، دارالعلم للملایین بیروت، ص ۳۳۱
- (۶) The Oxford English Dictionary, London 1969, Vol iii pp 476 / The American Heritage: Dictionary of the English Language, USA 2003. word "Extreme"
- (۷) مجلس تدوین و تربیت: المنجد عربی اردو لغت، دارالاشاعت کراچی ۱۹۷۵ء، ص ۷۱۶
- (۸) ابن منظور افریقی: لسان العرب، طبع اول، دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۰۸ھ، ج ۱۰، ص ۱۱۲

© rasailoraid.com

- (۵۸) منو شاستر ۵ : ۱۳۸ / ۱۳۸
- (۵۹) منو ۹ : ۱۸
- (۶۰) منو ۲ : ۶۶ / ۹ : ۱۸ / ۵ : ۱۵۵
- (۶۱) گیتا، ادھیاء ۹ شلوک ۳۲
- (۶۲) بجرید ۳۰ : ۵
- (۶۳) منو باب ہشتم ۴۱۷
- (۶۴) منو باب ہشتم ۳۷۹
- (۶۵) منو ۵ : ۱۱
- (۶۶) منو ۲ : ۲۸۱ / اقرود ۱۹ : ۲۲
- (۶۷) البقرہ : ۲۵۶
- (۶۸) البقرہ : ۲۵۶
- (۶۹) یونس : ۹۹
- (۷۰) النحل : ۱۲۵
- (۷۱) آل عمران : ۱۵۹
- (۷۲) الاعراف : ۱۹۹
- (۷۳) آل عمران : ۴۳
- (۷۴) آل عمران : ۱۳۳
- (۷۵) آل عمران : ۱۳۳
- (۷۶) الانعام : ۱۰۸
- (۷۷) الانعام : ۱۰۸
- (۷۸) المائدہ : ۳۲
- (۷۹) بنی اسرائیل : ۷۰
- (۸۰) الحجرات : ۱۳
- (۸۱) الاحزاب : ۳۳
- (۸۲) ابن قیم الجوزی : زاد المعاد مکتبۃ الرسالہ بیروت ۱۹۷۹ء ج ۴ ص ۳۲
- (۸۳) احمد بن حنبل : المسند ج ۱ ص ۳۵۶ / ابن ماجہ : کتاب النکاح ص ۶۳
- (۸۴) بخاری، محمد بن اسماعیل : الجامع الصحیح، کتاب الادب، باب الخمر من الغضب حدیث نمبر ۵۷۶۳
- (۸۵) بخاری : کتاب الصلوٰۃ ج ۱ ص ۱۰۲
- (۸۶) ماہنامہ نقوش، سیرت رسولؐ نمبر، طبع لاہور ج ۴ ص ۳۱۳
- (۸۷) متولی یوسف علی، مسیحیت۔ ترجمہ از شمس تبریز خان، مجلس نشریات اسلام کراچی ۱۹۷۲ء ص ۳۲، ۳۳
- (۸۸) رضوی، واجد علی، سید : رسول اللہؐ میدان جنگ میں، پنجاب پبلز پولاہور ۱۹۶۶ء ص ۲۷۲
- (۸۹) ایضاً ص ۳۷۳
- (۹۰) اسد سلیم شیخ : رسول اللہؐ کی خارجہ پالیسی، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور ۱۹۹۲ء ص ۲۰۵
- (۹۱) الدکتور حسن ابراہیم حسن : تاریخ الاسلام سیاسی والدینی والفقانی والاجتماعی، دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۹۶۳ء ج ۱ ص ۱۳
- (۹۲) ایضاً
- (۹۳) الطاف حسین حالی : مسدس مدو جز اسلام، راجہ بک ہاؤس لاہور ص ۱۶، ۱۷
- (۹۴) The life and time of muhammad : John Bagot اردو ترجمہ از حبیب حیدر آبادی، سٹیزن پبلیشرز کراچی، ص ۵۴۷
- (۹۵) شبلی نعمانی : القاروق، مطبعہ اعظم گڑھ ۱۹۷۹ء ج ۱ ص ۱۷۴

(۹۶) The Battle for God : Karren Armstrong اردو ترجمہ ”خدا کیلئے جنگ“ از محمد احسن بر
نگارشات لاہور ۲۰۰۳ء ص ۲۷
(۹۷) ایضاً ص ۳۱

(۹۸) New Encycloepadia Britannica , 1979 ,Under Word " Spain "

(۹۹) محمد مارماڈیوک کچھال : اسلامی کلچر اردو ترجمہ پروفیسر محمد ایوب منیر، مکتبہ تعمیر انسانیت لاہور، ص ۸۲
(۱۰۰) ڈاکٹر محمد دین : مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ (یہودیت و نصرانیت) تاج کتب خانہ، قصہ خوانی پشاور ص ۴۸
(۱۰۱) Qadri, Abdul Hameed: Dimentions of Christianity. Dawah Academy
Islamabad 1998. P32

(۱۰۲) آئیل ڈیورنٹ : تاریخ کا سبق، ترجمہ محمد بن علی بادشاہ، یونائیٹڈ بک کارپوریشن کراچی ص ۱۵۸
(۱۰۳) ماہنامہ ترجمان القرآن لاہور دسمبر ۱۹۹۶ء ص ۵۶
(۱۰۴) اعجاز احمد فکرا ل : ضرورت امن، ایشیاء بک سنٹر لاہور ص ۳۲
(۱۰۵) مجتبیٰ موسوی : مغربی تمدن کی ایک بھٹک، ترقی اردو بورڈ، دہلی ص ۷۶
(۱۰۶) ایضاً ص ۷۷ (۱۰۷) روزنامہ عوام کراچی ۲۱ جنوری ۱۹۹۹ء
(۱۰۸) ماہنامہ الدعوة، دعوت اکائیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد جنوری ۱۹۹۶ء
(۱۰۹) تفصیلات کیلئے انٹرنیٹ کی ویب سائٹ " www.kokof.com " ملاحظہ کیجئے۔
(۱۱۰) نیوز ویک News week ۱۷ اگست ۱۹۹۲ء (۱۱۱) روزنامہ ڈان کراچی ۱۷ فروری ۱۹۹۹ء
(۱۱۲) ماہنامہ مجلہ الدعوة، کراچی، اگست ۱۹۹۶ء (۱۱۳) ماہنامہ مجلہ الدعوة، کراچی، اگست ۱۹۹۶ء
(۱۱۴) مقالات سیرت، قومی سیرت کانفرنس اسلام آباد ۱۹۹۹ء، مقالہ ڈاکٹر نور الدین جامی ملتان ص ۳۸۱
(۱۱۵) ایضاً مقالہ پروفیسر ایم نذیر احمد تھنہ، ص ۱۹۸
(۱۱۶) جانا بزمزا : انگریز کے باغی مسلمان، مکتبہ تبصرہ لاہور ۱۹۹۰ء ص ۳۳۱
(۱۱۷) سید محمد سلیم، پروفیسر : تاریخ نظریہ پاکستان، ادارہ تعلیمی تحقیق لاہور، بایسوم ۱۹۹۶ء ص ۶۷
(۱۱۸) فاضل عبد الرحمن خان : تعمیر پاکستان اور علماء ربانی، ادارہ اسلامیات لاہور اشاعت دوم ۱۹۹۲ء ص ۲۸، ۲۷
(۱۱۹) ہفت روزہ بکیر ۱۷ اکتوبر اور ۱۸ ستمبر ۱۹۹۸ء / روزنامہ جنگ کراچی ۱۶ مارچ ۱۹۹۹ء
(۱۲۰) روزنامہ آج پشاور ادارتی صفحہ ۳۱ جنوری ۲۰۰۳ء
(۱۲۱) بحوالہ پندرہ روزہ را و وفا کراچی ۱۵ فروری ۲۰۰۳ء
(۱۲۲) سنن ابی داؤد : ج ۱ ص ۳۴۳

(۱۲۳) شرح عقائد النصفیہ، بحوالہ جواہر الفکر، مفتی محمد شفیع، ادارۃ المعارف کراچی ۱۴، ج ۱ ص ۳۰
(۱۲۴) ایضاً ص ۳۱

Encyclopaedia Britanica, 1984, " Muhammad " vol ; 12 p 609 (۱۲۵)

(۱۲۶) کیرن آرمسٹرانگ : خدا کیلئے جنگ، ص ۲۵۱

Encyclopaedia Britanica, " Fundamentalist " vol 7 p 777. (۱۲۷)

(۱۲۸) کیرن آرمسٹرانگ : خدا کیلئے جنگ ص ۲۷۱ تا ۲۷۳

(۱۲۹) مولانا عبد الکریم پارکھی : یہودیت۔۔۔ قرآن کی روشنی میں، اسلامک پبلی کیشنز لمیٹڈ لاہور طبع دوم مارچ ۲۰۰۱ء، ص ۹۸
(۱۳۰) ایضاً ص ۱۹۹

(۱۳۱) چودھری غلام رسول : مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ، علمی کتب خانہ اردو بازار لاہور ص ۵۲۲، ۵۲۳

(۱۳۲) اسد سلیم شیخ : رسول اللہ کی خارجہ پالیسی، سنگ میل پبلی کیشنز لاہور ۱۹۹۲ء ص ۱۷۱

(۱۳۳) ڈاکٹر حافظ محمد ثانی : رسول اکرمؐ اور رواداری، فضلی سنز لمیٹڈ کراچی، اشاعت مارچ ۱۹۹۸ء ص ۱۹۲، ۱۹۳

(۱۳۴) ڈاکٹر خالد علوی : انسان کامل، الفیصل ناشران کتب لاہور، طبع چہارم ۲۰۰۲ء ص ۳۰۰ و ۳۱۰

(۱۳۵) ابن جریر طبری : تاریخ الامم والملوک، المعارف بیروت، ج ۵ ص ۳۰۵

(۱۳۶) ابو عبیدہ، کتاب الاموال، ص ۱۴۰ (۱۳۷) امام ابو یوسف : کتاب الخراج ص ۱۳۳

(۱۳۸) رد المحتار ج ۳ ص ۲۷۳ بحوالہ اسلامی ریاست میں ذمیوں کے حقوق، از مولانا مودودی، ص ۱۶

(۱۳۹) ایم سیڈ لٹ : خلاصہ تاریخ عرب، اردو ترجمہ عبدالغفار، نفیس اکیڈمی کراچی ۱۹۸۶ء، ص ۳۴

Arnold, Sir Thomas : The Preaching of Islam, London 1961 , p 277 (۱۴۰)

(۱۴۱) سید ابوالاعلیٰ مودودی : نصرانیت۔۔۔ قرآن کی روشنی میں، ادب ترجمان القرآن لاہور، طبع چہارم ۲۰۰۰ء، ص ۷۶، ۷۷

(۱۴۲) ٹی ڈبلیو آرٹلڈ : دعوت اسلام، مفید عام پریس آگرہ، طبع ۱۸۹۸ء ص ۲۴۸، ۲۴۹

(۱۴۳) ایضاً طبع کردہ محکمہ اوقاف پنجاب لاہور طبع ۱۹۷۲ء ص ۳۹۸

(۱۴۴) عبدالحمید احمد ابوسلمیان : اسلام اور بین الاقوامی تعلقات، منظر اور پس منظر، فینس بکس لاہور بار اول ۱۹۹۱ء ص ۲۰۵

(۱۴۵) وقار احمد : غزوات سرور عالم، تاج کتب خانہ قصہ خوانی پشاور دسمبر ۱۹۹۶ء ص ۲۸۷

(۱۴۶) محمد یحییٰ خان : پیغمبر اسلامؐ غیر مسلموں کی نظر میں، پیام پبلشرز، علامہ اقبال ٹاؤن لاہور طبع ۱۹۹۹ء ص ۵۲

(۱۴۷) آرٹلڈ : اشاعت اسلام ص ۸ (۱۴۸) روزنامہ ڈان کراچی ۳ مارچ ۱۹۹۷ء

(۱۴۹) آرٹلڈ : اشاعت اسلام ص ۷۳

(۱۵۰) بخاری، طبع نور محمد کراچی، کتاب المغازی، ج ۲ ص ۶۱۳، ابن قیم الجوزیہ : زاد المعاد، ج ۱ ص ۴۲۳

Karren Armstrong: Muhammad a Western Attempt to Understanding islam (۱۵۱)

London 1992. p 266

(۱۵۲) قاضی محمد سلیمان منصور پوری : رحمۃ للعالمین شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور ۱۹۷۳ء ج ۲ ص ۲۱۳

Michael, H. Hart : " The 100 " new York 1978 p 10 (۱۵۳)

(۱۵۴) بخاری : الجامع الصحیح ، طبع القاہرہ ۱۳۳۵ھ ج ۳ ص ۳۹۵

(۱۵۵) ابن کثیر : السیرۃ النبویہ طبع بیروت ج ۱ ص ۲۷۰ - ۲۷۸

(۱۵۶) ابن خزیمہ : جوامع السیرۃ ، ص ۶۴

(۱۵۷) ابن حجر : فتح الباری ج ۱ ص ۳۰۲

(۱۵۸) بخاری : الجامع الصحیح طبع کراچی ج ۱ ص ۴۵۸

(۱۵۹) صفی الرحمن مبارکپوری : الریحۃ المختوم طبع لاہور ص ۵۵۶

(۱۶۰) ابن کثیر : البدایہ والنہایہ طبع بیروت ج ۴ ص ۱۸

(۱۶۱) محمد یوسف کانکڑہلوی : حیاۃ الصحابہ ، طبع دہلی ج ۱ ص ۱۵۶

(۱۶۲) شبلی نعمانی : سیرت النبی ج ۲ ص ۲۲۳ و ۲۱۵

(۱۶۳) الصالحی ، محمد یوسف : سبل الہدی والرشاد طبع قاہرہ ۱۹۷۲ء ج ۷ ص ۳۲

(۱۶۴) البخاری کتاب الجہانز ۱ / ۱۶۹ ، ۱۸۰ ، ۱۸۲ طبع کراچی

(۱۶۵) شبلی نعمانی : سیرت النبی ج ۲ ص ۲۱۱

(۱۶۶) ایضاً ج ۲ ص ۲۱۵ ، ۲۱۶

(۱۶۷) قاضی محمد سلیمان منصور پوری : رحمۃ للعالمین طبع کراچی ج ۱ ص ۱۲۹

(۱۶۸) ڈاکٹر محمد حمید اللہ : عہد نبوی میں نظام حکمرانی اردو اکیڈمی کراچی ۱۹۷۸ء ص ۷۵ / عون الشریف قاسم : نشاۃ الدولۃ الاسلامیہ فی

عہد الرسول القاہرہ ۱۹۸۱ء ص ۴۱ (۱۶۹) ڈاکٹر محمد حمید اللہ : عہد نبوی میں نظام حکمرانی ص ۷۶

(۱۷۰) محمد حسین بیگل : حیات محمد مطبعۃ النہضۃ المصریہ ۱۹۴۷ء ص ۲۲۷

(۱۷۱) ابن قیم الجوزی : زاد المعاد ج ۱ ص ۱۵ (۱۷۲) بخاری : الجامع الصحیح ج ۱ ص ۱۷۵

(۱۷۳) مسلم : الجامع الصحیح رقم الحدیث ۱۴۰۱ (۱۷۴) بخاری : ج ۱ ص ۱۵۴

(۱۷۵) جمع الفوائد ج ۱ ص ۶۳

(۱۷۶) محمد اقبال : علامہ : کلیات اقبال (ضرب کلیم) الفیصل ناشران کتب لاہور ۱۹۹۵ء ص ۴۴۱